السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مفتی صاحب میرے پاس آرائش اور سہولیات کی اکثر بلکہ تمام چیزیں میسر ہیں اور میرے پاس میری اپنی ذاتی بائیک بھی ہے اور اپنا گھر بھی اور اس گھر کی قیمت ایک کروڑ روپے ہے اور میرے پاس نقد بیس ہزار روپے ہیں اور میں اسی ہزار کا قرض دار ہوں ۔ جو قرض دینے کا مقررہ وقت تھا وہ پورا ہو چکا ہے ۔ کیا مجھ جیسا غارم زکوۃ کا مستحق ہو سکتا ہے ؟

کیا میں زکوۃ لے کر اسی ہزار کا قرضہ اتار سکتا ہوں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ کی بیان کردہ صورت کے مطابق ماشاء اللہ آپ کے پاس اللہ کی دی ہوئی ہر نعمت موجود ہے ، آپ کو زکوۃ لے کر قرض اتارنے کی بجائے اس کی کوئی اور صورت پیدا کرنی چاہئے ، آپ نے اس مہنگے گھر اور بائیک کو کیا قبر میں ساتھ لے کر جانا ہے ۔ میرے خیال میں آپ اتنے بڑے غارم نہیں ہیں ، جس سے اسی ہزار روپے بھی ادا نہ ہو سکتے ہوں ۔ آپ کسی دوسرے سے قرض لیکر وقتی طور پر اس کو ادا کر دیں ۔ ورنہ تو بڑی بڑی حکومتیں بھی مقروض ہوتی ہیں ۔

اور پھر زکوۃ تو لوگوں کے مالوں کا میل ہے ۔جسے قبول کرنا آپ جیسے کروڑ روپے مالیت کے مالک کے لئے درست نہیں ہے ۔ ابھی اس معاشرے میں آپ سے بہت زیادہ غریب لوگ موجود ہیں ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ